

ہوا ہے کاٹ کے چادر کو ناگہاں غالب
 اگرچہ زانو سے نل پر رکھے دمن تکیہ
 بہ ضرب تیشہ وہ اس واسطے ہلاک ہوا
 کہ ضرب تیشہ پہ رکھتا تھا کوہ کن تکیہ
 یہ رات بھر کا ہے ہنگامہ صبح ہونے تک
 رکھو نہ شمع پر، اے اہل انجمن تکیہ
 اگرچہ پھینک دیا تم نے دُور سے، لیکن
 اٹھائے کیونکہ یہ رنجور خستہ تن، تکیہ
 غش آگیا جو پس از قتل، میرے قاتل کو
 ہوئی ہے اُس کو میری نعش بے کفن، تکیہ
 شب فراق میں یہ حال ہے اذیت کا
 کہ سانپ فرش ہے اور سانپ کا ہے من تکیہ
 روا رکھو نہ رکھو، تھا جو لفظ ”تکیہ کلام“
 اب اُس کو کہتے ہیں اہل سخن ”سخن تکیہ“
 ہم اور تم فلک پیر جس کو کہتے ہیں
 فقیر غالب مسکین کا ہے کہن، تکیہ

ہے کہ بادشاہ چین
 سے خراج وصول
 کرنے کو جی چاہتا
 ہے۔

بادشاہ چین
 خراج مانگنے کے ظاہر
 دو سبب معلوم ہوتے
 ہیں۔ اول بدیہی سبب
 یہ کہ محبوب کی سیاہ،
 خمدار اور معبرز نعشیں
 مشک نانے کے لیے
 باعثِ رشک ہوتی ہیں
 اور نانے کا سب سے
 بڑا مرکز چین ہے، کیونکہ
 ختا اور ختن دونوں چین
 کے علاقے تھے

ایک پہلو یہ بھی
 ہے کہ ”چین“ کے
 معنی ”شکن“ ہوتے
 ہیں اور تکیہ جمع پر شکن
 بن گیا تو کوئی ”چین“ اس
 میں آگئے، لہذا فرمایا
 کہ اب تو چین کے بادشاہ